جلد ۲۳ | مورخہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۳ جولائی ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ جولائی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

صاحبزادہ انور احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ درجہ حرارت ۱۰۳ ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

۱۰ جولائی مبلغین کی آخری کلاس کے طلباء کو طلباء جامعہ نے ٹی پارٹی دی۔ ایڈریس مولوی احمد علی صاحب نے پڑھا اور جواب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی نے دیا۔ اس کے بعد جناب میر محمد اسحاق صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے طلباء کو ضروری نصائح کیں۔

ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن کا ایک غیر معمولی اجلاس ۱۱ جولائی بعد نماز عشاء مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوا۔ مفصل کارروائی انشاء اللہ آئندہ درج کی جائے گی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دشمنانِ انبیاء اپنے منصوبوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے

فرمایا: جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے آیا ہے۔ دنیا اس کی کتنی ہی مخالفت کرے۔ وہ اپنی مخالفت اور منصوبوں میں کامیاب نہ ہوگی۔ اس کو گالیاں دے۔ لعنتیں بھیجے لیکن ایک وقت آجائے گا۔ کہ وہی دنیا اس کی طرف رجوع کریگی اور اس کی سچائی کا اعتراف اسے کرنا پڑے گا۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ اللہ جس کا ہو جاتا ہے۔ دنیا بھی اس کی ہو جاتی ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے۔ کہ جو لوگ خدا تعالےٰ کی طرف سے آتے ہیں۔ ابتداءً اہل دنیا ان کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں دیتے۔ اور اس کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ کوئی پیغمبر اور مرسل نہیں آیا۔ جسنے دکھ نہ اٹھایا ہو۔ مکار فریبی۔ دوکاندار اس کا نام نہ رکھا گیا ہو۔ مگر باوجود اس کے کہ کروڑہا بندوں نے اس پر ہر قسم کے تیر چلانے چاہے۔ پتھر مارے۔ گالیاں دیں انہوں نے کسی بات کی پروا نہیں کی۔ کوئی امر ان کی راہ میں روک نہیں ہو سکا۔ وہ دنیا کو خدا تعالےٰ کا کلام سناتے رہے اور وہ پیغام جو لیکر آئے تھے۔ اس کے پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ان تکلیفوں اور ایذا رسانیوں نے جو نادان دنیا داروں کی طرف سے پہنچیں۔ ان کو سست نہیں کیا بلکہ وہ اور تیز قدم ہو گئے۔ یہاں تک کہ وہ زمانہ آ گیا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے وہ مشکلات ان پر آسان کر دیں۔ اور مخالفوں کو سمجھ آنے لگی اور پھر وہی مخالف دنیا ان کے قدموں پر آگری اور ان کی راستبازی اور سچائی کا اعتراف ہونے لگا۔ دل اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب چاہتا ہے۔ بدل دیتا ہے۔ (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۴ء)

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کے حملہ کی خبر جماعت احمدیہ میں کس طرح سنی گئی

ان بیشمار خطوط اور تاروں میں سے جو حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کی طرف سے قاتلانہ حملہ کی خبر سن کر احباب جماعت کی طرف سے موصول ہو رہے ہیں۔ چند ایک کے اقتباسات درج ہیں۔

(۱) سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ بھیرہ کا تار بخدمت حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب۔ "جناب پر حملہ کی اطلاع سے سخت صدمہ ہوا۔ ہم احراری کے فعل کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ صحت کی اطلاع بذریعہ تار دیں"۔

(۲) سید عبدالحی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ منصوری کا تار۔ "ہم سب کی طرف سے دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے محفوظ رکھا"۔

(۳) خان صاحب جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن گوجرانوالہ کا تار۔ "یہ سنکر کہ ایک احراری نے آپ پر حملہ کیا۔ سخت صدمہ ہوا۔ دعا کر رہا ہوں"۔

(۴) ایک صاحب شملہ سے تحریر فرماتے ہیں "خبر پڑھ کر طبیعت میں ازحد جوش پیدا ہوا۔ اور اس ناہنجار کے لئے دل سے بد دعا نکلی۔ ساتھ ہی سخت فکر لاحق ہوا۔ کہ حضور کو کوئی گزند تو نہیں پہنچا۔ امید ہے۔ کہ حضور اطلاع دے کر میری بڑھتی ہوئی پریشانی کو دور فرمائیں گے۔ خداوند کریم آپ کو ہر درد اور مصیبت اور تکلیف سے محفوظ رکھے"۔

(۵) ایک معزز دوست کپورتھلہ سے اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں۔ "چند منٹ ہوئے کہ ظہر کی نماز کے وقت مجھ کو یہاں کے ایک احمدی دوست نے جو قادیان سے آئے کل شام کا افسوسناک واقعہ سنایا۔ کہ آں مخدوم پر ایک احراری خنزیر کے لڑکے نے حملہ کیا .... یہ دردانگیز واقعہ سنا نماز ظہر میں بارگاہِ الٰہی میں عاجزانہ دعا کی۔ کہ معاملہ حد سے گذرتا جاتا ہے۔ اور ہماری حد برداشت سے بڑھ گیا ہے۔ ہم یتیم ہیں۔ ہمارا باپ ہم کو بچپن کی حالت میں تیرے حوالہ کر گیا ہے۔ اور شریر مخالف یعنی قدیمی کتا۔ وہی خوشبو جو انبیاء کے سلسلوں میں ہوا کرتی ہے سونگھ کر ہم کو پھاڑ کر کھانا چاہتا ہے۔ تو ہی اس کتے کو روک دے جس طرح ہمیشہ تو روکتا آیا ہے۔ دنیا اس وقت محض اس لئے ہماری دشمن ہے۔ کہ ہم تیرا نام لیتے ہیں۔ اور یہ بگڑی ہوئی مخلوق تیرا نام سننے سے بیزار ہے۔ یہی دشمنی ہے۔ اس لئے اے خدا تو جلد ہمارے لئے اٹھ تاکہ تیری نام لیوا جماعت کو مخالف ناقابلِ برداشت تکالیف دے کر جو خدمت تو نے ہمارے سپرد کی ہے اس میں روکاوٹ نہ ڈالیں

دل تڑپتا ہے کہ ایسے موذیوں سے ترکی بہ ترکی بدلہ لیا جائے۔ لیکن حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ خدا خود بدلہ لے گا۔ اس لئے مجبوراً خاموش ہیں

میں نے گھر میں یہ واقعہ سنایا جس سے بچوں تک بیحد رنج و غصہ آیا اور دعاؤں میں مصروف ہونے کا عزم کیا"۔

(۶) ایک دوست کنڈکوٹ سے تار دیتے ہیں۔ "یہ سنکر کہ جناب پر حملہ ہوا ہے سخت صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو"۔ (باقی)

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب بخیریت ہیں

چونکہ بیرونجات سے بہت سے دوست تاروں اور خطوط کے ذریعہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی خیر و عافیت کی خبر دریافت کر رہے ہیں۔ اور بڑی بے چینی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اس لئے بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مرزا شریف احمد صاحب بخیریت ہیں۔ اور سرگرمی سے دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں ؛

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۵ جولائی سے ۱۱ جولائی ۳۵ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

نمبر	نام	ضلع
۱	محمد لطیف صاحب	ضلع لائل پور
۲	عبدالغنی صاحب	ضلع سیالکوٹ
۳	فضل بی بی صاحبہ	ضلع ہوشیارپور
۴	مہرالدین صاحب	ضلع گورداسپور
۵	خدابخش صاحب	ضلع مین پوری
۶	اللہ بخش صاحب	"
۷	مولابخش صاحب	"
۸	سراج دین صاحب	"
۹	رحیم بخش صاحب	"
۱۰	ہمت صاحب	"
۱۱	آسو بی بی صاحبہ	ضلع مین پوری
۱۲	فاطمہ بی صاحبہ	"
۱۳	کرم الٰہی صاحب	ضلع گجرات
۱۴	نیکی لیلا بی صاحبہ	کٹک
۱۵	ہدایت اللہ صاحب	"
۱۶	نذیر بیگم صاحبہ	ضلع گوجرانوالہ
۱۷	زینب بی بی صاحبہ	ضلع منٹگمری
۱۸	سعید عبداللہ صاحب	حیدرآباد دکن
۱۹	مرزا امیر بیگ صاحب	ضلع گونڈہ
۲۰	احمد اللہ صاحب	ضلع جیسور

نیشنل لیگ جہلم کی وائسرائے ہند سے درخواست

جہلم ۱۱ جولائی سکرٹری صاحب نیشنل لیگ جہلم نے حسب ذیل تار ارسال کیا ہے

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کیا جانے سے ہمارے جذبات کو ناقابل بیان ٹھیس لگی ہے۔ ہم حکومت سے اس معاملے میں مکمل تحقیقات کا پُرزور مطالبہ کرتے ہیں۔ یہ درخواست ہز ایکسیلنسی وائسرائے بہادر کی خدمت میں ارسال کی جا چکی ہے ؛

درخواست ہائے دعا

(۱) رہتک میں بعض لوگ میرے احمدی ہونے کی بناء پر درپئے آزار ہیں۔ اور منصوبے بازیاں کرتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر شر سے اس عاجز کو محفوظ رکھے ؛

خاکسار دوست محمد خان ایم اے بی ٹی رہتک۔

(۲) میرا بھانجہ عبدالغفور ابن مولوی غلام مصطفےٰ صاحب مولوی فاضل قریباً ایک ماہ سے سخت بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا کی جائے ؛

ملک رشید القادر گوجرانوالہ

55

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ

آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور ہندو پریس

احراریوں کی فتنہ انگیزی۔ اور شورش پسندی کا ایک نہایت شرمناک پہلو وہ ہے۔ جو انہوں نے آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے انتخاب کے خلاف اختیار کیا۔ اور جس کا کھسیا کھسیانے ہو کر اب تک نوچ جا رہے ہیں حالانکہ جناب چوہدری صاحب کی سابقہ شاندار قومی اور ملکی خدمات سے واقفیت رکھنے والے جانتے ہیں کہ آپ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت نہایت دیانتدارانہ طور پر کرنے والی ایک خاص شخصیت ہیں اور ہمیشہ انہوں نے اس بارے میں اپنی غیر معمولی قابلیت کا ثبوت دیا ہے یہی وجہ ہے۔ کہ مسلمانوں کا ذمہ دار اور اعلیٰ طبقہ جناب چوہدری صاحب کا شکر گزار۔ اور ان کا بے حد مداح ہے اور ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کی اگزیکٹو کونسل میں ان کا تقرر نہایت موزون سمجھتا ہے۔

ان حالات میں جناب چوہدری صاحب کے خلاف مطلب پرست اور ملت کش احرار کا شور و شر سوائے اس کے کیا حقیقت رکھتا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے دشمن۔ ان کے مفاد کے دشمن اور ان کے حقوق کے دشمن ہیں۔ کیونکہ وہ ان لوگوں کے معین و مددگار بنے ہوئے ہیں۔ جو یہ چاہتے ہیں۔ کہ اول تو کوئی قابل مسلمان کسی ذمہ وار عہدہ پر پہونچ ہی نہ سکے۔ اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر قابل مسلمان نہ پہونچے۔ بلکہ ایسے شخص کو مقرر کیا جائے۔ جو یا تو ان کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن کر رہے۔ ان کی مرضی اور منشار کے خلاف کوئی حرکت نہ کرے۔ یا پھر اس کی عدم قابلیت کا شور مچا کر مسلمانوں کو حکومت کی نظروں سے گرایا۔ اور انہیں ذمہ واری کے عہدوں کے ناقابل بتایا جائے۔

برادران وطن کی یہ پالیسی اتنی واضح اور اس قدر کھلی ہے۔ کہ کوئی سمجھدار مسلمان اس سے ناواقف نہیں لیکن احراری ان کے آلۂ کار بن کر اس انسان کے خلاف شور مچا رہے ہیں جس کی سیاسی قابلیت مسلّم جس کی قومی اور ملکی خدمات قابل قدر۔ اور جس کا خلوص اور اعلےٰ کیرکٹر قابل نمونہ ہے اور انہی وجوہات کی بنا پر اس کا تقرر ان کے لئے باعث رنج و ملال بن رہا ہے۔ چنانچہ جناب چوہدری صاحب کے تقرر کا اعلان ہونے تک اور پھر ان کے چارج لینے تک ہندو پریس ان کے خلاف نیش زنی کرتا رہا اور اب بھی وہ ایسا ہی کر رہا ہے چنانچہ حال میں ہندو اخبارات میں "وائسرائے کی کیبینٹ کے دو نئے ممبروں" کے متعلق رائے زنی شائع ہوئی ہے۔ جس میں جناب چوہدری صاحب کے متعلق نہایت غیر معقول رویہ اختیار کرتے ہوئے یہ بھی لکھدیا گیا ہے۔ کہ

"سر ظفر اللہ خان کے متعلق ایک عجیب بات معرض ظہور میں آئی ہے جس جوش و خروش سے وہ مسلم حقوق پر زور دے رہے ہیں۔ وہ ضرب المثل بن گئی ہے سکرٹریٹ میں سر ظفر اللہ خان کو اب مذاق کے طور پر "ممبر فار مسلم" کہا جاتا ہے۔ سب سے پہلا عظیم الشان کارنامہ ان کا یہ ہے۔ کہ انہوں نے ایک خان صاحب کو ایک ہندو کی جگہ پرسنل اسسٹنٹ بنوا دیا ہے"

یہ الفاظ بتا رہے ہیں۔ کہ ہندوؤں کو جناب چوہدری صاحب کی کونسی بات ناپسند ہے۔ اور وہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرنا۔ اور عدل قائم رکھنا ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ جہاں احراریوں کے شور و شر اور فتنہ و شرارت کا جناب چوہدری صاحب نے ایک ذرہ بھر بھی اثر قبول نہیں کیا۔ بلکہ ان کے قلب میں مسلمانوں کی ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات پہلے سے بھی زیادہ جوش کے ساتھ موجزن ہیں۔ وہاں غیر مسلموں کے طعن و تشنیع بھی ان کے منصفانہ عزائم اور ارادوں میں حائل نہ ہو سکیں گے۔

چاند

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یاد میں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

۱۔ اے چاند تجھ میں نورِ خدا ہے چمک رہا
جس سے کہ جامِ حسن ترا ہے چھلک رہا

۲۔ تیری زمین پاک ہے لوثِ گناہ سے
محفوظ خاک ہے تری ہر روسیاہ سے

۳۔ تو زیرِ تابشِ رُخِ انور ہے روز و شب
ظلمت کدہ میں لوٹ رہا ہوں میں دم بہ لب

۴۔ قرآنِ پاک میں بھی ترا نام نور ہے
کیفِ وصال سے ترا دل پُر سرور ہے

۵۔ گم گشتہ راہ کے لئے تو خضرِ راہ ہے
تیری ضیاء رفیقِ ازل کی نگاہ ہے

۶۔ تجھ میں جمالِ یار کی پاتا ہوں میں جھلک
اٹھتی ہے جس کو دیکھ کے دل میں مرے کسک

۷۔ دوری کو اپنی دیکھ کے میں شرمسار ہوں
عاشق تو ہوں پہ حرص و ہوا کا شکار ہوں

۸۔ آ اک شعاعِ نور کی مجھ پر بھی ڈال دے
تاریکیٔ گناہ سے باہر نکال دے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری غنڈے کے قاتلانہ حملہ

سے

احمدی جماعتوں میں جوش اور اضطراب کی زبردست لہر

جماعت احمدیہ ملتان کا تار وائسرائے ہند اور گورنر پنجاب کی خدمت میں

ملتان ۱۰ جولائی۔ شیخ فضل الرحمن صاحب اختر ملتان سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں:۔
"ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند۔ اور ہز ایکسی لنسی گورنر بہادر پنجاب کی خدمت میں حسب ذیل تار جماعت احمدیہ ملتان کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ کو حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کے حملہ کی خبر سن کر نہایت گہرا صدمہ ہوا ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے لئے جماعت کا ہر فرد اپنی جان قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ ہمیں ضلع گورداسپور کے حکام پر قطعاً کوئی اعتماد نہیں۔ یہ خطرناک صورت حالات حکومت کے تغافل کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ کیونکہ اس نے احراریوں کی فتنہ انگیزیوں کی طرف اب تک کوئی توجہ نہیں کی۔ مہربانی فرما کر اس معاملہ میں دخل انداز ہوں"۔

جماعت احمدیہ منصوری کی قراردادیں

آج اخبار الفضل سے یہ معلوم کر کے کہ حضرت میاں شریف احمد صاحب پر ایک احراری نے حملہ کیا۔ جماعت منصوری میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ اور ایک ہیجان پیدا ہو گیا۔ سب احباب مسجد احمدیہ میں بعد نماز ظہر جمع ہوئے۔ اور انجمن احمدیہ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے۔

۱۔ ہم ممبران انجمن احمدیہ منصوری حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کے قاتلانہ حملہ کے خلاف جو ہر ماہ حال کو اس نے قادیان میں کیا نہایت غم و غصہ کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہ جس نے صاحبزادہ صاحب موصوف کو محفوظ رکھا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں صاحبزادہ صاحب کے بال بال بچ جانے پر تہِ دل سے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

۲۔ ہم ممبران انجمن احمدیہ منصوری گورنمنٹ ہند اور خاص طور پر گورنمنٹ پنجاب کی توجہ اس احراری فتنہ کی طرف مبذول کراتے ہوئے کہ جس کے خطرناک نتائج روز بروز زیادہ بھیانک صورت میں رونما ہو رہے ہیں۔ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اب بھی انصاف سے کام لے کر اس ناپاک اور اشتعال انگیز پروپیگنڈا کا جلد سے جلد سدباب کرے۔ ورنہ بصورت دیگر ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے۔ کہ یہ سب کچھ گورنمنٹ کے ایما پر ہو رہا ہے۔ اور یہ کہ برٹش انصاف کم از کم صوبہ پنجاب سے رخصت ہو چکا ہے۔

۳۔ فیصلہ ہوا کہ ان ریزولیوشنوں کی نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب۔ اخبار الفضل۔ گورنر جنرل بہادر ہند۔ گورنر بہادر پنجاب اور حکام کو بھیجی جائیں۔

خاکسار سید عبدالحی۔ سکرٹری انجمن احمدیہ منصوری

جماعت احمدیہ پاکپٹن کا تار

پاک پٹن ۱۰ جولائی۔ جناب چودھری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ پاک پٹن نے حسب ذیل تار ارسال کیا ہے:۔
"جماعت احمدیہ پاک پٹن قادیان میں پولیس کی کوتاہی اور احراریوں کی صریح قانون شکنیوں کے اس لمبے سلسلہ کے خلاف جو عرصہ سے جاری ہے۔ سخت پروٹسٹ کرتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند ارجمند حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی خدمت میں ان پر ایک رذیل احراری کی طرف سے نہایت کمینہ اور شرمناک حملہ کئے جانے پر محبت اور ہمدردی کے انتہائی جذبات پیش کرتی ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ فوراً اس معاملہ کی طرف متوجہ ہو"۔

انجمن احمدیہ سہارنپور کا تار وائسرائے ہند کو

انجمن احمدیہ سہارنپور نے حسب ذیل تار ۱۰ ۷ کو ہز ایکسی لنسی وائسرائے بہادر کے پرائیویٹ سکرٹری کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ "ہمیں کسی احراری کے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر قادیان میں نہایت ہی انسانیت سوز حملے کی خبر سنکر بے حد قلق ہوا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

انجمن احمدیہ سہارنپور کی قراردادیں

انجمن احمدیہ سہارنپور نے مندرجہ ذیل قراردادیں ہز ایکسی لنسی گورنر بہادر پنجاب کے پرائیویٹ سکرٹری کی خدمت میں ارسال کیں

حضور والا!

انجمن احمدیہ سہارنپور کا اجلاس ۱۰ جولائی ۱۹۳۵ء کو منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق رائے پاس ہوئیں۔ (۱) ایک احراری کے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کرنے کی خبر نے ہمارے جذبات کو شدید طور پر مجروح کیا ہے۔ اور ہمیں نہایت سخت صدمہ پہنچا ہے۔ ہمیں کامل امید ہے کہ انصاف پسند حکومت جرم کا ارتکاب کرنے والے اور مجرم کے حامیوں کو سزا دلانے کی موثر تدابیر اختیار کرے گی۔ اور آئندہ ایسے مجرمانہ اقدامات کا سدباب کرے گی۔ (۲) قادیان میں باہر سے آنے والے احراریوں کو جن کا مقصد قادیان کی پرامن فضا کو مکدر کرنا اور فتنہ و فساد پھیلانا ہے۔ وہاں رہنے کی اجازت نہ دی جائے۔ اور موجودہ حالات کے ماتحت انہیں فوراً قادیان کو ترک کرنے پر مجبور کیا جائے۔ (۳) مجسٹریٹ علاقہ اور قادیان میں رہنے والا اعلیٰ پولیس افسر انگریز ہونا چاہیئے۔

دہشت ناک زلازل کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں

خدا تعالیٰ کے قہری نشانات سے بے اعتنائی

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ان لوگوں پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ جو اس کے نشانات اپنی آنکھوں سے دیکھتے۔ اور اپنے سامنے انہیں پورا ہوتا پاتے ہیں۔ مگر کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور نہ اپنی اصلاح کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:-
وکاین من اٰیۃٍ فی السمٰوٰت والارض یمرون علیھا وھم عنھا معرضون (یوسف ع ۱۲) یعنی زمین و آسمان میں ہم کتنی ہی بین آیات ظاہر کرتے ہیں۔ مگر لوگ ان پر سے یوں گزر جاتے ہیں۔ گویا کوئی واقعہ ہوا ہی نہیں۔

موجودہ زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ جب کوئی نشان ظاہر فرماتا ہے۔ تو وہ لوگ جن کے دل خشیت الٰہی سے خالی ہیں جنہیں سطوت و جبروت الٰہی کا کوئی خیال نہیں۔ یہی حرکت کرتے۔ اور بجائے فائدہ اٹھانے کے ان نشانات الٰہیہ پر ہنسی اور تمسخر اڑانا شروع کر دیتے ہیں۔

کوئٹہ کا زلزلہ جو ۳۰-۳۱ مئی کی درمیانی شب کو آیا۔ ایسا ہولناک قہری نشان تھا۔ جس نے چشم زدن میں سر بفلک عمارات کو تودہ خاک بنا دیا۔ ایک بہت بڑے آباد شہر کو شہر خموشاں میں تبدیل کر دیا۔ ہزارہا انسانوں کو پل کے پل میں موت کے گھاٹ اتار دیا۔ قدرت کی یہ زبردست تنبیہ۔ ما کنا معذبین حتے نبعث رسولا کی صداقت کا ایک ناقابل تردید ثبوت اور اس امر کی دلیل تھی۔ کہ دنیا میں خدا تعالیٰ کا کوئی رسول مبعوث ہو چکا ہے۔ جس کے انکار اور بداعمالیوں میں حد سے بڑھ جانے کی پاداش میں یہ عذاب نازل ہوا۔ ہم نے غفلت شعار انسانوں کو توجہ دلائی۔ اور کہا سوچیں۔ کہ کیوں دنیا میں اور خاص کر ہندوستان میں اس وقت غیر معمولی آلام و مصائب نازل ہو رہے ہے۔ اور کیوں اہل ہند ہر چہار اطراف سے تباہی و بربادی میں گھرے ہوئے ہیں اور کو بہت لوگوں کے دل ان نشانات نے ہلا دیئے ہیں۔ اور وہ خود فکر میں پڑے ہوئے ہیں۔ مگر بعض ایسے بھی ہیں۔ جو نہ خود فائدہ اٹھاتے۔ اور نہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ کوئی اور فائدہ اٹھا کر اپنی عاقبت سنوارے۔ چنانچہ جب یہ روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا۔ کہ کوئٹہ کا زلزلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے ماتحت آیا ہے جو آپ نے پانچ ہیبت ناک زلازل کے متعلق ان الفاظ میں فرمائی۔ کہ

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ محض اس عاجز کی سچائی پر گواہی دینے کے لئے اور محض اس غرض سے کہ تا لوگ سمجھ لیں۔ کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ پانچ دہشت ناک زلزلے ایک دوسرے کے بعد کچھ کچھ فاصلے سے آئینگے تا وہ میری سچائی کی گواہی دیں۔ اور ہر ایک میں ان میں سے ایک ایسی چمک ہوگی۔ کہ اس کے دیکھنے سے خدا یاد آئیگا۔ اور دلوں پر ان کا ایک خوفناک اثر پڑے گا۔ اور وہ اپنی قوت اور شدت اور نقصان رسانی میں غیر معمولی ہونگے۔ جس کے دیکھنے سے انسانوں کے ہوش جاتے رہینگے" (تجلیات الٰہیہ)

تو اخبار "زمیندار" نے اس کی صداقت پر پردہ ڈالنے کے لئے لکھا:-

"البتہ احادیث میں صاف طور پر قرب قیامت کی علامات میں زلزلوں کا ذکر موجود ہے۔ اور قرآن میں زلزلۃ الساعۃ کی تشریح و توضیح موجود ہے۔ اگر مرزا صاحب نے ان کے متعلق پیشگوئی کر دی۔ تو کونسا کمال کیا۔ اس قسم کی پیشگوئی تو عربی کا ایک معمولی طالب علم بھی کر سکتا ہے"

مطلب یہ کہ اگر کوئی بعد میں آنے والا مدعی نبوت کوئی ایسی پیشگوئی کرے جو کسی پہلے نبی نے بھی کی ہو۔ تو یہ کوئی کمال نہیں لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اگر یہ اصل درست مان لیا جائے۔ تو کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی یہی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ کہ جب اناجیل۔ اور بائیبل میں زلزلوں کی پیشگوئیاں موجود تھیں۔ تو آپ کا قرب قیامت کی علامات میں زلزلوں کا ذکر کرنا کوئی کمال نہیں انجیل سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ناصری نے قوم پر قوم کے چڑھائی کرنے۔ قحط پڑنے۔ اور زلزلوں کے آنے کی پیشگوئیاں کی ہیں۔ اس صورت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زلزلوں کے متعلق پیش گوئیوں پر وہی اعتراض وارد ہو سکتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں پر کیا گیا اصل بات یہ ہے۔ کہ مخالفین احمدیت ضد اور عداوت میں اس قدر اندھے ہو گئے ہیں کہ وہ اعتراض کرتے وقت اتنا بھی نہیں سوچتے کہ اس کی زد کہاں کہاں پڑتی ہے بے شک احادیث میں زلزلوں کے آنے کا ذکر ہے جنہیں قرب قیامت کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زلزلوں کے متعلق جو پیشگوئیاں کی ہیں وہ موجودہ زمانہ اور قریب کے اوقات کے متعلق ہیں۔ پھر ان کی تفصیلات بیان کر دی ہیں۔ جو کتب احادیث میں قطعاً مسطور نہیں۔ مثلاً زلزلہ بہار کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا گیا تھا۔ کہ موسم بہار میں آئے گا۔ ایسے وقت میں آئے گا۔ جبکہ لوگ اپنے کاروبار میں مشغول ہونگے۔ نادر شاہ سابق شاہ افغانستان کے واقعہ قتل کے بعد آئے گا۔ ہندوستان کے شمال مشرق میں آئے گا۔ زمین پھٹ جائے گی۔ اور سیلاب آ جائے گا۔ یہ علامات کسی حدیث میں مذکور نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتائیں۔

پس آپ کی پیش گوئیاں مخصوص زمانہ کے لئے ہیں۔ اور مخصوص علامات ان کی بیان کی گئی ہیں۔ جن کے ماتحت زلازل کا آنا آپ کی صداقت کا نشان ہے۔ مگر احادیث میں ایک عام رنگ اختیار کیا گیا ہے:-

دوسرا اعتراض یہ کیا گیا ہے۔ کہ "مرزا صاحب بالفاظ صریح اعلان کر چکے ہیں۔ کہ اگر یہ زلزلے میری زندگی میں نہ آئے۔ تو مجھے نبی نہیں۔ بلکہ مسخرہ کہنا" اور اس کے لئے براہین احمدیہ حصہ پنجم کے حسب ذیل الفاظ نقل کئے گئے ہیں:-

"آئندہ زلزلہ کی نسبت جو میری پیشگوئی ہے۔ اس کو ایسا خیال کرنا کہ اس کے ظہور کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی۔ یہ خیال سراسر غلط ہے۔ کہ جو محض قلت تدبر۔ اور جلد بازی سے پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے۔ کہ وہ پیشگوئی میری زندگی میں۔ اور میرے ہی ملک میں۔ اور میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آئے گی"

مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ اس تحریر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے ایک الہام کا ذکر فرما کر بتا دیا ہے۔ کہ یہ زلزلہ آپ کی زندگی میں نہیں آئے گا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"میں نے دعا کی۔ کہ اس زلزلہ نمونہ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے اس دعا کا اللہ تعالیٰ نے اس وحی میں خود ذکر فرمایا۔ اور جواب بھی دیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ رب اخّر وقت ھٰذا اخّرہ اللّٰہ الیٰ وقتٍ مسمّی یعنی خدا نے دعا قبول کر کے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ڈال دیا ہے"
(حقیقۃ الوحی ص ۱۰۱ حاشیہ)

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے الہام اخّرہ اللّٰہ الیٰ وقتٍ مسمّی کے ذریعہ زندگی والی شرط اڑا دی پھر صریح الفاظ میں مذکور ہے۔ کہ قیامت خیز زلزلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں نہیں آئے گا۔ چنانچہ الہامی دعا ہے رب لا ترینی زلزلۃ الساعۃ اے خدا مجھ کو قیامت خیز زلزلہ نہ دکھا۔
(ریویو آف ریلیجنز مارچ ۱۹۰۶ء)

پس یہ غلط ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان زلازل کے [illegible] اپنی حیات طیبہ میں آنے کی پیشگوئی کی تھی بلکہ آپ کو آپ کی خواہش پر بتا دیا گیا تھا کہ اس زلزلہ میں تاخیر ڈال دی گئی ہے۔ اور وہ کسی اور وقت آئے گا:

ہندوستان میں اسلام کی موجودہ حالت

قربانی کی روح، تبلیغ اسلام کا جوش اور اسلام کیلئے سچی محبت رکھنے والی جماعت

ایک امریکن مشنری کے تاثرات

ایک امریکن مشنری اے ایچ۔ کریمر نام نے پچھلے دنوں تمام ہندوستان کا دورہ کیا۔ اس دورہ سے اس کی غرض یہ تھی۔ کہ ہندوستان میں اسلام کی موجودہ حالت کا مطالعہ کیا جائے۔ اپنی رپورٹ میں مسٹر کریمر نے جماعت احمدیہ کے متعلق مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے۔

جماعت احمدیہ مسلمانوں میں ایسی ہی جماعت ہے۔ جیسی کہ ہندوؤں میں آریہ سماجی۔ ان دونوں جماعتوں کا عیسائیت کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ کیونکہ یہ دونوں جماعتیں ہندوستان میں توسیع عیسائیت کے خلاف جارحانہ کارروائیاں کر رہی ہیں۔ ہندوستانی مسلمانوں پر عام طور پر مایوسی کا عالم طاری ہے۔ برخلاف اس کے جماعت احمدیہ میں نئی زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے یہ جماعت قابل توجہ ہے یہ لوگ اپنی تمام توجہ اور طاقت تبلیغ اسلام پر خرچ کر رہے ہیں۔ اور سیاست میں حصہ نہیں لیتے۔ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ انسان جس حکومت کے ماتحت ہو۔ اس سے وفادار رہے۔ اور وہ صرف اس بات کی پروا کرتے ہیں۔ کہ کونسی حکومت کے ماتحت ان کو تبلیغ اسلام کے لئے مواقع اور سہولتیں حاصل ہیں۔ اور وہ اسلام کو ایک مذہبی گروہ یا سیاسی نقطۂ نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ بلکہ اس کو محض صداقت اور خالص حق سمجھکر اسلامی تبلیغ کے لئے کوشاں ہیں۔ اس لحاظ سے یہ جماعت فی زمانہ مسلمانوں کی نہایت عجیب جماعت ہے اور مسلمانوں میں صرف یہی ایک جماعت ہے۔ جس کا واحد مقصد صرف تبلیغ اسلام ہے۔

اگرچہ ان کی طرز تبلیغ میں کسی قدر سختی پائی جاتی ہے۔ تاہم ان لوگوں میں قربانی کی روح۔ اور تبلیغ اسلام کا جوش اور اسلام کے لئے سچی محبت کو دیکھکر دل سے بے تحاشا صد آفرین نکلتی ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ایک زبردست شخصیت کے آدمی تھے۔ وہ فریق جو ان کو نبی مانتا ہے۔ اس کا مرکز قادیان ہے۔ میں جب قادیان گیا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ وہاں لوگ اسلام کے لئے جوش اور اسلام کی آئندہ کامیابی کی امیدوں سے سرشار ہیں۔ اپنے آپ کو وہ غریبانہ طور پر پیغام لیجانے والے نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان کو اس بات پر ناز ہے کہ وہ دنیا میں سچائی کا اعلان کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور وہ اسلام کی محبت میں اس قدر اندھے اور مجنون ہو رہے ہیں کہ جس قدر انسانی قلب کے لئے ممکن ہو سکتا ہے۔

میرا خیال ہے۔ کہ قادیانی جماعت آئندہ اسلام کا ایک علیحدہ فرقہ بن جائے۔ اور اس طرح وہ عام مسلمانوں کی حالت پر آئندہ زیادہ اثر نہ ڈال لے۔ ان کے عقائد (معجزات) حکایات پر مبنی نہیں۔ بلکہ ان کی موجودہ اہمیت ان کے جوش قربانی اور اس اقدام مقبلانہ کی وجہ سے جو اس جماعت میں فی زمانہ موجود ہے اگرچہ یہ لوگ دیگر مذاہب کو نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لیکن وہ اس بات کے تکرار سے بھی کبھی نہیں تھکتے۔ کہ اسلام بنی نوع انسان کی مساوات امن وامان اور مذہبی آزادی کا سبق دیتا ہے۔ اور [illegible] یہ لوگ سچے ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں کی تمام طاقت اس بات کے پیش کرنے پر خرچ ہو رہی ہے۔ کہ اسلام اعلےٰ اخلاق اور پاکیزہ تمدن کی تعلیم دیتا ہے۔ اس جماعت کا اثر اس کے اعداد وشمار سے بہت زیادہ وسیع ہے۔ مذہب میں ان کا طرز استدلال بہت سے تعلیم یافتہ مسلمانوں نے اختیار کر لیا ہے اور وہ سمجھتے ہیں۔ مسلمانوں میں رہتے ہوئے احمدیوں کا علم کلام عقلاً ماننا پڑتا ہے احمدی لوگ یقین کرتے ہیں۔ کہ در اصل تمام مذاہب ایک ہی ہیں۔ اور موجودہ مذاہب کی حیثیت در اصل ایک ہی مذہب کے معاندانہ فرقوں سے زیادہ نہیں۔ افسوس ہے۔ کہ یہ اثر بعض دفعہ عیسائی مشنریوں پر بھی غالب آجاتا ہے ایسے خیالات سے عیسائی مشنریوں کو بالکل پاک کر دینا چاہیے۔ اور دنیا کے سامنے صرف اس بات کو رکھنا چاہیے۔ کہ الہٰی پیغام کے مطابق عیسائیت ہی ایک سچا مذہب ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اس تلقین کو جاری رکھنا چاہیے۔ کہ نجات سچائی میں ہے۔

(ماخوذ از مسلم ورلڈ)

روئیداد جلسہ ہائے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم حیدرآباد دکن

امسال ۲۵، ۲۶، ۲۷ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن نے احمدیہ جوبلی ہال میں ۸ بجے سے مغرب تک میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کئے۔ اس عظیم الشان پبلک جلسوں کی اطلاع دیواروں پر پوسٹر لگانے دستی اشتہارات تقسیم کرنے اور دعوتی خطوط اور اخبارات میں بروقت خبر شائع کرنے سے کی گئی۔ احمدی احباب نے بھی اپنے اپنے زیر تبلیغ اصحاب اور دیگر حضرات کرام کو شمولیت کی تحریک فرمائی۔

پہلے روز جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے زیر صدارت تلاوت قرآن کریم کے بعد مولوی ابوالمجید صاحب آزاد نے اپنی فصیح و بلیغ مسدس جو حمد و نعت و حالات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر مشتمل تھی سنائی۔ جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ بعدہٗ مولانا صوفی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی نے شام تک رحمۃ للعالمین کی شان رحمت کے موضوع پر نہایت فاضلانہ تقریر فرمائی۔ جس میں قرآن کریم کی متعدد آیات اور حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات سے آپ کی اعلیٰ وارفع سیرت کے پہلو نمایاں فرمائے۔ اس تقریر کا ابتدائی حصہ عربی زبان میں بیان ہوا۔ اور بعد کا اردو میں آخر میں مولوی حافظ عبدالعلی صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کر کے جلسہ ختم کیا۔

دوسرے روز کا جلسہ ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن کا تھا جس کے صدر مولوی سید بشارت احمد صاحب وکیل ہائیکورٹ وامیر جماعت احمدیہ تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت مولوی ابوالمجید صاحب آزاد نے اپنی دلکش مسدس کا بقیہ حصہ سنایا۔ مولوی صاحب موصوف استاد داغ کے شاگرد ہیں۔ انکے استادانہ کلام سے حاضرین مجلس مسحور ہو گئے۔ بعدہٗ محمد اعظم صاحب نے کشتی نوحؑ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ کلام جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان ارفع میں مرقوم ہے پڑھکر سنایا۔ پھر مولوی محمد لقمان صاحب نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و پاکیزہ زندگی پر نہایت عمدہ تقریر کی۔ اس کے بعد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل یادگیری نے بعثت نبوی کے وقت عرب کی تیرہ و تار حالت پر ۲۰ منٹ میں اپنا لکھا ہوا برجستہ مضمون سنایا۔ پھر سیٹھ علی محمد صاحب ایم اے اڈنبرا نے بزبان انگریزی ہماری عملی زندگی اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر ۲۰ منٹ میں دلآویز تقریر کی۔ اس کے بعد حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ بی نے ۲۰ منٹ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے متعلق اظہار خیال کیا۔ پھر شام تک حضرت مولانا مولوی صوفی غلام رسول صاحب راجیکی نے اپنی فاضلانہ و عالمانہ تقریر حیات النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر فرمائی۔ جس میں مجددین کی ہر صدی پر بعثت کو حیات النبی صلے اللہ علیہ وسلم ثابت کرتے ہوئے دکھایا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس صدی کو [illegible] ایک اس صدی میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح موعود و مجدد اعظم بنا کر بھیجا۔ نیز بعض علماء کرام کی خواہش پر مولانا موصوف نے بزبان عربی ھوالذی بعث فی الامیین رسولا کی لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ تیسرے روز کا جلسہ جو لجنہ اماءاللہ کی جانب سے تھا۔ جناب حافظ عبدالعلی صاحب ایڈوکیٹ ہائی کورٹ کی صدارت میں ہوا۔ اس جلسے میں سب سے قبل محمد عبدالقادر صاحب

صدر احرار مولوی حبیب الرحمٰن لدھانوی کے خدوخال

اخبار "زمیندار" کے الفاظ میں

گذشتہ پرچہ میں ان الزامات کا مختصراً ذکر کیا جاچکا ہے۔ جو مجلس احرار کے صدر مولوی حبیب الرحمٰن لدھانوی نے اپنے ایک خاص اعلان میں اخبار "زمیندار" پر لگائے چونکہ وہ الزامات ایسے نہ تھے۔ جن پر اخبار "زمیندار" خاموش رہ کر اپنے خاص حلقہ میں بھی منہ دکھانے کے قابل رہتا۔ اس لئے اسے جواب دینا پڑا ہے۔ اور اس سلسلہ میں وہ ایسے ایسے رازہائے سربستہ کا انکشاف کرنے پر مجبور ہوگیا ہے۔ جو احراریوں کی حقیقت سے واقفیت رکھنے والوں پر تو پہلے ہی منکشف تھے۔ چنانچہ ان کا ذکر "الفضل" کے صفحات میں بارہا کیا جاچکا ہے۔ البتہ احراریوں کی اندھا دھند حمایت کرنے والے اور اہم سے اہم اور پختہ سے پختہ بات کے متعلق صرف یہ کہہ کر آنکھیں بند کر لینے والے کہ مجلس احرار کے مخالفین کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ "زمیندار" کے الفاظ ٹھنڈے دل سے پڑھیں اور غور فرمائیں۔ کہ وہ "زمیندار" جو کل تک صدر احرار اور اس کے حامیوں کی تعریف و توصیف کے پل باندھ رہا تھا۔ اور جو ان کا سب سے بڑا حامی و مددگار تھا وہ آج کیا کہہ رہا ہے۔ اور کیوں کہہ رہا ہے۔ کیا اس سے صاف ظاہر نہیں۔ کہ "زمیندار" پر بھی واضح ہوگیا ہے۔ کہ صدر احرار اور اس کے مددگار ڈاکوؤں کا ایک ٹولہ ہے۔ جو مسلمانوں کے اموال پر کھلم کھلا ڈاکہ ڈال رہا ہے۔ فتنہ پردازوں کا ایک گروہ ہے۔ جو مسلمانوں میں فساد پھیلا رہا ہے۔ اور ملت فروشوں کا ایک جتھہ ہے۔ جو قوم اور ملت سے غداری کرکے اپنے لئے سامان عیش و عشرت فراہم کر رہا ہے۔

ان سب امور کا ثبوت "زمیندار" کے حسب ذیل اقتباسات میں ملاحظہ فرمایئے۔

"ایک اور نیا فتنہ"

زمیندار (۱۰ر جولائی) مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت لکھتا ہے:۔

"۱ر جولائی کے "احسان" میں "اونٹ سوئی کے ناکہ سے گزر سکتا ہے۔ لیکن احرار اور کانگرس کا اتحاد نہیں ہوسکتا" کے عنوان سے مولانا حبیب الرحمٰن صاحب صدر مجلس احرار اسلام ہند کا ایک بیان شائع ہوا ہے۔ اس بیان میں مولانا نے "زمیندار" کے نامہ نگار کو جھوٹا اور بددیانت قرار دیتے ہوئے "زمیندار" پر اپنے عتاب کا نزلہ جن الفاظ میں گرایا ہے۔ وہ مولانا کے ان دلی جذبات کا حقیقی عکس ہیں جن پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے پردہ پڑا ہوا تھا۔ "زمیندار" کے قارئین کرام اس حقیقت سے بے خبر نہیں۔ کہ "زمیندار" نے مجلس احرار اسلام کی تحریک کی اشاعت میں ایک غیر معمولی حصہ لیا ہے۔ اور انشاء اللہ اس وقت تک لیتا رہے گا۔ جب تک مجلس احرار کی سرگرمیاں عامہ مسلمین کے مفاد سے وابستہ رہیں گی۔ "زمیندار" اپنی اس خودستائی میں حق بجانب ہے۔ کہ اگر "زمیندار" کے کالم مجلس احرار کی تحریک اور اس کے پروپیگنڈے کی اشاعت کے لئے جن میں مولانا حبیب الرحمٰن کی نقل و حرکت کی خبریں بھی شامل ہیں وقف نہ ہوتے۔ تو آج مجلس کا موجودہ نظام مولانا حبیب الرحمٰن اور ان کے رفقائے کار کے لئے سرمایہ نازش نہ ہوتا۔ لیکن مولانا نے غالباً اپنی جماعت کے طاقت کے بھروسہ اور دیگر مصالح خصوصی کی بناء پر "زمیندار" سے اپنا گوشہ چشم التفات ہٹا لیا ہے۔ اور یہ اسی "حریت کیشی" اور بے نیازی کا نتیجہ ہے۔ کہ وہی "زمیندار" جسے مولانا حبیب الرحمٰن اپنے پروپیگنڈے کا واحد ذریعہ خیال کرتے تھے۔ اور جس کی بدولت ان کی جماعت کو فروغ حاصل ہوا۔ آج اس کا مقاطعہ کر دیا گیا ہے.... اسلامی دنیا پر بہت جلد یہ راز منکشف ہو جائے گا۔ کہ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اب کیوں "زمیندار" سے علانیہ اپنی بے نیازی یا بیزاری کا اظہار کر رہے ہیں"۔

"مولانا حبیب الرحمٰن کی خوش فہمی"

اسی پرچہ میں عنوان بالا کے ماتحت لکھا ہے:۔

مولانا حبیب الرحمٰن لدھانوی صدر مجلس احرار اسلام ہند لاہور (مقیم لائل پور) نے اپنے ایک تازہ اعلان میں جس کی اشاعت کا شرف "احسان" کو حاصل ہوا ہے۔ اور جو "احسان" سے نقل کر کے "زمیندار" کی اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ درج کیا گیا ہے۔ "زمیندار" کی ان خدمات جلیلہ کا جو وہ مجلس احرار اور اس کے رہبروں اور کارکنوں کی حمایت کے سلسلہ میں انجام دے چکا ہے۔ اور دے رہا ہے۔ اور جس سے اسلامی ہندوستان کا بچہ بچہ واقف ہے۔ "زمیندار" کو ازراہ غایت ہمدردی و کرم فرمائی حسب ذیل "سرٹیفکیٹ" عطا فرمایا ہے۔

پچھلے دنوں "سول اینڈ ملٹری گزٹ" اور "زمیندار" میں سرکاری ایجنسی کے اشارہ سے ایک فرضی خبر شائع ہوئی تھی۔ جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ مجلس احرار اور پنجاب کانگرس صوبہ کے آئندہ انتخابات کے سلسلہ میں باہم سمجھوتہ کر رہے ہیں۔ لیکن سمجھوتہ کو پردہ راز میں رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

یعنی "زمیندار" سول کی طرح ایک کار لیس اور سرکاری اخبار ہے۔ اور اس نے حکومت کی فرمائش پر اسے خوش کرنے کے لئے اس خبر کو اپنے کالموں میں جگہ دی ہے۔ مولانا کی یہ ذہانت و فطانت لائق صد ہزار تحسین و آفرین ہے۔

لیکن کیا ہم مولانا صاحب سے یہ دریافت کرسکتے ہیں۔ کہ "زمیندار" میں تمام مجالس احرار کی خبریں اور ان کے زعماء کے اعلانات و بیانات بھی "سرکاری ایجنسی" کے اشارہ سے شائع ہوتے ہیں۔ مولانا صاحب نے "زمیندار" کو مجلس احرار کی تائید و حمایت کا بہت اچھا صلہ دیا ہے۔ جس کے لئے ہم تہ دل سے ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ لیکن یہاں ہم اس حقیقت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ جب تک مجلس احرار ملک و قوم کے مفاد کے لئے سرگرم عمل رہے گی۔ اس وقت تک "زمیندار" اس کی برابر حمایت کرتا رہے گا۔ خواہ اس کی وجہ سے اسے مولانا حبیب الرحمٰن کی کیسی ہی تلخ اور سخت باتیں سننی پڑیں۔ کیونکہ اس کا مسلک یہ ہے سے

نہ ستائش کی تمنا نہ صلہ کی پروا

ہم نہیں سمجھ سکے۔ کہ جب خود مولانا کو اعتراف ہے۔ کہ "ملک کی ترقی پسند جماعتوں کا ملک کے مفاد اور بھلائی کے لئے باہم ایک دوسرے کی طرف دست تعاون بڑھانا کوئی گناہ نہیں یا عیب نہیں ہے"۔ تو پھر وہ اس خبر کو پڑھ کر کیوں نعل در آتش ہوگئے۔ اگر ترقی پسند جماعتوں کا ملک کے مفاد اور بھلائی کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کرنا گناہ نہیں۔ اگر اسی نظریہ کے مطابق کوئی اخبار اس قسم کی کوئی خبر جو کسی نیوز ایجنسی کی طرف سے موصول ہوئی ہو۔ محض خبر کی حیثیت سے شائع کر دے تو اس کا یہ فعل کس طرح گناہ بن جائے گا۔ اگر خبر زیر بحث غلط تھی۔ تو مولانا اس کی تردید کر دیتے۔ لیکن انہوں نے لگے ہاتھ "زمیندار" پر بددیانتی اور سرکار پرستی کا فتوے بھی جڑ دیا۔

"زمیندار" اور مجلس احرار"

۱۰ر جولائی کے "زمیندار" میں "گھر کے بھیدی" نے عنوان بالا پر جو مقالہ سپرد قلم کیا ہے۔ وہ درج ذیل ہے۔ اس میں حسب معمول "زمیندار" نے جماعت احمدیہ کے خلاف درشت کلامی سے کام لیا ہے۔ اور بہت کچھ ڈینگیں بھی ماری ہیں لیکن اس میں کوئی شک نہیں۔ احمدیت کی مخالفت میں مولوی ظفر علی اور "زمیندار" اس وقت سے سرپٹک رہا ہے۔ جب موجودہ احراری لیڈروں نے ہوش بھی نہ سنبھالا تھا۔ اور یہ بھی بالکل درست ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ و شرارت پھیلانے اور اپنے ہاتھ رنگنے کا جو موقعہ میسر آیا ہے۔ اس نے مولوی ظفر علی اور ان کے اخبار کو بہت بڑا دخل ہے۔ ان حالات میں صدر احرار اور ان کے حواریوں نے جو سلوک "زمیندار" سے روا رکھا ہے۔ وہ واقعی عبرتناک ہے۔ اور "زمیندار" اس پر جس قدر بھی پیچ و تاب کھائے حق بجانب ہے۔ بہرحال "زمیندار" لکھتا ہے:۔

"ضبط کردوں میں کب تک آہ
چل میرے خامہ بسم اللہ

روزنامہ احسان کی اشاعت مورخہ ۱ر جولائی میں مولانا حبیب الرحمٰن لدھانوی نے جو مجلس احرار کے صدر ہیں۔ ایک بیان شائع کیا ہے

جن میں ان تمام ذمہ داریوں کو جو مجلس احرار جیسی محترم جماعت کے فرائض سے متعلق ہیں۔ بالائے طاق رکھ کر اپنے دوستوں کی نیاز مندی کی طرف سے آنکھوں پر بے مروتی کی پٹی باندھ کر اسلامی اتحاد اسلامی اخوت اور اسلامی رواداری کے تمام مقتضیات کو پشت پا سے ٹھکرا کر غرض دنیا جہان کے عواقب و نتائج کو حوالۂ بدحواسی کر کے روزنامہ "زمیندار" پر جس کی بے لاگ صاف گوئی اور بے باک حق پژوہی کی سی سالہ تاریخ کے اوراق ساری دنیائے اسلام کے سامنے ہیں۔ یہ غیر معقول الزام لگایا ہے کہ وہ سرکاری تار کے اشارہ پر ناچتا ہے۔ بددیانت ہے اور مجلس احرار کا دشمن ہے۔

مولانا حبیب الرحمن اگرچہ ایک بہت ہی جوشیلی طبیعت کے بزرگ واقع ہوئے ہیں اور بات بات پر ایک ترشا ترشایا اور جھلا جھلایا بیان شائع کر دینا آپ کی خصوصیات مختصہ میں داخل ہے اور ان بیانات کو عام طور پر وہی وقعت دی جاتی ہے جس کے وہ مستحق ہیں۔ لیکن اپنے اس آخری شاہکار میں تو انہوں نے ایک ایسی عجیب و غریب بات زبان سے کہہ دی۔ جس کی ان جیسے سیمابی فطرت والے قدوسی سے ان کے قریب ترین احباب کو بھی توقع نہ ہو سکتی تھی۔

دنیا جانتی ہے کہ جو بزرگ اس وقت مجلس احرار کے ارباب حل و عقد بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کئی سال ہوئے اس مجلس کی بنیاد مولانا ظفر علی خاں کے تعاون ہی سے رکھی تھی۔ اور مجلس کا یہ نام یعنی مجلس احرار بھی انہی کا تجویز کیا ہوا ہے مجلس کے قیام کی تاریخ سے لے کر آج تک "زمیندار" کی طرف سے جس کی ہر تحریر کی آخری ذمہ داری مولانا ظفر علی خاں سے متعلق سمجھی جاتی ہے۔ ایک جملہ ایک فقرہ بھی ایسا پیش نہیں کیا جا سکے گا۔ جس سے ثابت ہو کہ "زمیندار" احرار کے مقاصد کا مخالف یا ان کی اغراض سے دشمنی رکھنے والا ہے۔ دنیا یہی سمجھتی رہی۔ کہ "زمیندار" اور احرار ایک ہیں اور ان دونوں میں کامل یک جہتی اور یک آہنگی کے مراسم قائم ہیں۔ یہ سچ ہے کہ "زمیندار" کو کبھی کبھی مجلس احرار کے ارباب بست و کشاد کی حکمت عملی اور طرز کار سے اختلاف ہوا اور شدید اختلاف ہوا۔ لیکن یہ اختلاف دل سے نکل کر کبھی زبان قلم یا صفحہ قرطاس پر نہیں آیا۔ مجلس احرار کے ارباب بست و کشاد نے بعض دفعہ صریح بے عنوانیاں کیں۔ لیکن "زمیندار" نے محض اس خیال سے کہ مسلمانوں کی اس فعال جماعت کی قوت کو کوئی گزند نہ پہنچے۔ اپنا یہی وطیرہ قائم رکھا کہ ان بے عنوانیوں پر پردہ ڈالتا رہے اور خون جگر کھا کر خاموش رہے۔ اب بھی "زمیندار" کا یہی خیال تھا۔ کہ دنیا والوں تک ان اندرونی اختلافات کی حقیقت نہ پہنچے۔ اور مسلمانوں کی اس آزاد خیال جماعت کا بھرم قائم رہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم مولانا حبیب الرحمن اور ان کی ہاں میں ہاں ملانے والوں کو یہ بات منظور نہیں۔ کہ "زمیندار" اور احرار کے تعلقات جیسے اس وقت تک چلے آئے ہیں بدستور قائم رہیں۔ مولانا اور ان کے حواشی کا یہ عزم یوں تو گذشتہ کچھ عرصہ سے خفیہ دراندازیوں اور زیر سطح منصوبہ بازیوں کی شکل میں وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتا رہا اور انہوں نے "زمیندار" کی طرف سے مسلمانوں کے دلوں میں سوء ظن پیدا کرنے کی کوششوں کا خفیہ سلسلہ برابر جاری رکھا۔ لیکن اب شاید اپنی منظم طاقت کے زعم کے بل پر وہ سمجھنے لگے ہیں کہ کھلی مخالفت ہی ان کے مقاصد کو کامیاب بنا سکتی ہے اور انہوں نے تبلیغ کانفرنس لائل پور کے موقعہ پر اس علانیہ مخالفت کی حکمت عملی کو جامہ عمل پہنانا شروع کر دیا۔ "احسان" کی ۷ جولائی کی اشاعت میں جو مراسلہ شائع ہوا ہے وہ مخالفت کے اس سلسلہ کی دوسری کڑی ہے اور نہ معلوم ابھی اور کتنی کڑیاں "زمیندار" کو جھیلنی پڑیں۔

مجلس احرار سے اس مقالہ کی تسوید کے مقاصد کے لئے مراد مجلس احرار کا وہ نظام نہیں۔ جو پنجاب اور صوبہ سرحد کے مختلف اضلاع میں اور پنجاب سے باہر بعض مقامات میں پھیلا ہوا ہے۔ اس لئے کہ اس نظام سے جو عام مسلمان وابستہ ہیں۔ وہ سب کے سب "زمیندار" کی دلی عزت پر بڑے سے بڑا حق رکھتے ہیں بلکہ مراد صرف مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی اور ان کے چند حواشی سے ہے۔ جنہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اگر ارسطو کا مشائی دماغ، افلاطون کا اشراقی شعور۔ بوعلی سینا کی حکیمانہ ذہانت، سحبان وائل کی خطیبانہ فصاحت۔ مصطفیٰ کمال کی مجاہدانہ عزیمت اور رضا شاہ پہلوی کا خسروانہ تدبر کسی کے حصہ میں آیا ہے تو وہ ہمارے حصہ میں آیا ہے۔ ہم ہی ہندوستان کی اندرونی سیاسی اور مذہبی گتھیوں کو سلجھانے کے اہل ہیں۔ ہم ہی ماورائے ہند کی اسلامی دنیا کے عقدوں کو اپنے ناخن تدبر سے کھول سکتے ہیں اور ہم ہی مسلمانان ہند کے سواد اعظم کے قائد معظم ہیں۔ ہمارے سوا باقی جتنے کلمہ گو اس تیرہ خاکدان ہند میں بستے ہیں وہ سب کے سب جہل مرکب کے پتلے ہیں۔ سوقی ہیں۔ ژولیدہ دماغ ہیں۔ غیر ذمہ دار ہیں۔ مسلمانوں کے نادان دوست ہیں اور بدرجہ آخر بددیانت بھی ہیں اور ٹوڈی بھی ہیں۔ اسی منطق کا اطلاق ان اسلامی صحافتی اداروں پر بھی ہوتا ہے جن کو بدقسمتی سے ان مقدسین کے ساتھ کسی قسم کا یارائے اختلاف ہو۔ چنانچہ اولوالامری اقتدار کے اس اونچے تخت سے جس پر یہ مقدسین جلوہ فرما ہیں۔ آج دفعتہً و بغتتہً بیک جنبش قلم یہ فرمان قضا توامان جاری ہو ہی گیا۔ کہ "زمیندار" سرکاری اخبار ہے بددیانت ہے اور مجلس احرار یعنی وقت کی دولت عالیہ اسلامیہ کا باغی ہے۔

مولانا حبیب الرحمن اور ان کے حواریوں نے مجلس احرار کے قیام کے وقت سے لے کر اس وقت تک جو جو بے عنوانیاں کیں ان کی داستان اس قدر طویل ہے کہ اگر اس پر تفصیلی تبصرہ کیا جائے۔ تو شاید غلام احمد قادیانی کی روایتی پچاس الماریاں بھی اس تبصرہ کے لئے گنجائش نہ نکال سکیں۔ سردست ہم صرف ایک مسئلہ کو پیش نظر رکھ کر قارئین کرام کو یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ "زمیندار" کو سرکاری مخبر اور بددیانت اور بے اصول کہنے والوں نے اس مسئلہ کے متعلق کس ایثار پیشگی، دیانت کیشی اور اصول نوازی کا ثبوت دیا"

مجلس احرار کے دعاوی کی حقیقت

"زمیندار" ۱۰ جولائی لکھتا ہے۔

مجلس احرار اسلام کے رہنماؤں کا دعویٰ ہے۔ کہ اسلام کا سارا درد ہمارے ہی حصہ میں آگیا ہے اور اگر اسلام ہندوستان میں زندہ ہے تو محض ہماری وجہ سے۔ ہم ہی شمع اسلام کے پروانے ہیں۔ اور آڑے وقت میں مسلمانوں کے کام صرف ہمیں آتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ مجلس احرار ایک قوم پرور اور باعمل جماعت ہے۔ اور اس کی خدمات لائق ستائش ہیں۔ لیکن مقدسین احرار کے عقیدتمند حیران ہیں کہ اس وقت جب کہ مسجد شہید گنج کے مسئلہ نے مسلمانوں پر خواب و خور حرام کر رکھا ہے اور مسجد کی شہادت سے ان کا خون کھول رہا ہے۔ مجلس احرار کے زعماء کہاں ہیں۔ آج مسلمان ان کی زیارت کو ترس رہے ہیں۔ لوگ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھ رہے ہیں لیکن کہیں ان کا سراغ نہیں ملتا۔ وہ حیران ہیں کہ ان فدائیان اسلام کو کیا ہو گیا ہے۔ شاید وہ ابھی اپنے حجروں میں بیٹھے استخارہ کر رہے ہیں کہ اس معاملہ میں حصہ لیں یا نہ لیں۔ اور شاید مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی لائل پور میں مراقبہ فرما رہے ہیں تاکہ انہیں بذریعہ کشف معلوم ہو جائے۔ کہ اس معاملہ میں مداخلت کے نتائج و عواقب کیا ہوں گے۔ اور اس میں کس قدر چندہ آئے گا۔

لاہور میں مجلس تحفظ مسجد شہید گنج کے نام سے ایک انجمن قائم ہوئی ہے۔ جس میں مولانا ظفر علی خاں۔ ڈاکٹر محمد عالم جیسے مسلم زعماء شامل ہیں۔ اس مجلس کی طرف سے مولانا مظہر علی اظہر، چوہدری افضل حق، مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری وغیرہ کو دعوت بھی دی گئی۔ کہ آئیے اس اسلامی کام میں ہمارے ساتھ مل کر کام کیجئے۔ لیکن مولانا داؤد غزنوی کے سوا کسی نے اس دعوت کو قبول نہیں کیا۔ لیکن بعد میں وہ بھی کنارہ کش ہو گئے غالباً مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی صدر مجلس احرار ان پر بگڑے ہوں گے۔ کہ آپ بھی عجیب قسم کے آدمی ہیں۔ جیسے مجلس احرار

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک بالکل سچا واقعہ

اور

دو معزز احمدی حضرات کی شہادت

واقعہ

میں ۱۹۲۰ء میں مرض بواسیر میں مبتلا ہوا۔ اور ۱۹۳۴ء تک یعنی پورے چودہ برس متواتر کئی ڈاکٹروں۔ حکیموں اور ہومیوپیتھوں کا علاج کیا۔ مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ آخر ایک سنیاسی نے نسخہ دیا۔ اور اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مجھے اس سے صحت ہو گئی۔ بعدہٗ کئی اور دوستوں کو جو مرض بواسیر کا شکار تھے۔ یہ دوائی کھلائی گئی۔ اور اللہ تعالےٰ نے انہیں شفا بخشی۔ یہ دوا میرے پاس موجود ہے۔ جو دوست بواسیر کے مریض ہوں وہ مجھ سے طلب کریں اور فائدہ اٹھائیں۔ دوائی صرف کھانے کی ہے اس لئے اس کے استعمال میں کوئی تکلیف نہیں۔ ترکیب استعمال دوائی کے ہمراہ بھیجی جاتی ہے۔

قیمت فی پکیٹ (جو ایک مریض کے لئے کافی ہے) دو روپے (علاوہ محصولڈاک) نصف قیمت پیشگی آنی چاہئے۔ باقی کا وی۔ پی کیا جائیگا پوری قیمت آنے پر محصولڈاک معاف۔

نوٹ:۔ اگر کوئی دوست غریب ہوں۔ یعنی دوائی خریدنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ تو بلا شرط مذہب وملت۔ خواہ وہ احمدی ہوں یا غیر احمدی ہندو ہوں یا سکھ، عیسائی ہوں، یا کسی اور مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ وہ اپنے شہر کی جماعت احمدیہ کے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش کے ساتھ صرف چار آنے کے ٹکٹ بھیجکر دوائی مفت منگوا سکتے ہیں

خاکسار

محمد اسماعیل معرفت سنوسوپ کمپنی قادیان

شہادت نمبر ۱

ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے (سابق مشنری لنڈن) ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان

"میں نہایت خوشی سے اس امر کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ مجھے بواسیر خونی کی شکایت ہو گئی تھی۔ برادرم مکرمی محمد اسمٰعیل صاحب سے ذکر ہونے پر انہوں نے مجھے چند گولیاں دیں۔ ان کے استعمال سے میری شکایت بالکل رفع ہو گئی۔ اس ذاتی تجربہ کی بناء پر میرا خیال ہے۔ کہ جن دوستوں کو بواسیر کی شکایت ہے۔ وہ ان گولیوں کے استعمال سے فائدہ اٹھائیں گے

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔

خاکسار غلام فرید"

شہادت نمبر ۲

لیفٹیننٹ چوہدری عبد اللہ خان صاحب بی۔ اے۔ ایکسائز آفیسر قصور (برادر خورد چوہدری ظفر اللہ خان صاحب)

قصور ۱۹۳۵/۳/۲۴

"مکرمی صوفی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں نے اپنی اہلیہ ثانی کو آپ کی گولیاں برائے بواسیر کھلائیں۔ انکو گذشتہ پانچ سال سے بواسیر کی تکلیف تھی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک کہ تیسری گولی کے بعد ان کو کلی طور سے شفا ہو گئی۔ اور مزید دوائی جاری رکھنے کی ضرورت نہ رہی۔ میں ایک دو اور دوستوں کو بھی آپ کی گولیاں دی ہیں۔ اور انہوں نے بھی بحمد اللہ بہت تعریف کی ہے۔ اور مفید پایا ہے۔

والسلام

احقر عبد اللہ"

ضرورت رشتہ

ایک لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی پرائمری پاس ہے۔ اور قرآن شریف پڑھی ہوئی ہے عمر قریباً سولہ سال ہے۔ لڑکا برسر روزگار دیندار متبع دیندار علاقہ پنجاب قوم کشمیری مطلوب ہے

پتہ ذیل خط و کتابت کی جاوے۔

بابو احمد اللہ خان ویٹرنری ہسپتال ایبٹ آباد ضلع ہزارہ

وصیتیں

نمبر ۴۳۰۹ - منکہ مہرالدین ولد امام الدین قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن چک نمبر ۲۷ الف ڈاکخانہ کاچیلو تحصیل جیمس آباد ضلع تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲۵/۳/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ اراضی ۴۰ گھماؤں نہری واقعہ چک نمبر ۲۷ الف ضلع تھرپارکر علاقہ سندھ۔ لیکن میرا گذارہ اس وقت صرف اس اراضی کی پیداوار پر ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں گا۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد۔ مہرالدین ولد امام الدین چک نمبر ۲۷ الف ڈاکخانہ کاچیلو ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد۔ صوفی غلام محمد احمدی چک نمبر ۲۷ الف ڈاکخانہ کاچیلو ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد۔ مولا بخش احمدی چک نمبر ۲۷ الف

نمبر ۴۳۶۳ - منکہ محمد افضل ولد الطاف کریم عمر ۴۴ سال قوم عربی پیشہ ٹھیکیداری تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن گوجرانوالہ حال وارد برما۔ رنگون۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۱/۵/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرے پاس آج تاریخ تک مبلغ ۷۰۰/- روپیہ نقد موجود ہے۔ اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور میری ماہوار آمد اس کے علاوہ ہے۔ جو کہ ستر روپیہ ماہوار ہے۔ جو بعض دفعہ کم و بیش بھی ہو جاتی ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ⅒ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں جمع کراتا رہوں گا۔ اور علاوہ اس کے میری وفات کے بعد اگر میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ محمد افضل بقلم خود ساکنہ گوجرانوالہ پنجاب حال وارد پی۔ آئی۔ کوئلہ گودام ڈالا رنگون ملک برما گواہ شد۔ پی۔ پی۔ محی الدین احمدی ساکن کنانور مالابار حال وارد رنگون ملک برما۔

گواہ شد۔ احمد خان نسیم مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان حال وارد رنگون ملک برما بقلم خود گواہ شد۔ عبدالحمید احمدی آف گوجرانوالہ حال وارد رنگون برما۔

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

لاہور ۱۰ جولائی۔ کوئٹہ کی کھدائی کے متعلق حکومت کا ارادہ آج ایک سرکاری کمیونک میں جو کرنل رسل پبلک ہیلتھ کمشنر کی رپورٹ کے ساتھ شائع ہوا۔ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند کا کرنل رسل کے نتائج سے کہ کس حد تک فوری کھدائی کا کام شروع کیا جا سکتا ہے۔ مکمل اتفاق ہے۔ اور گورنمنٹ کی خواہش بغیر کسی قسم کی تاخیر کے صحت عامہ کی ضروریات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کھدائی کا کام شروع کرنا ہے۔ اس لئے گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایجنٹ گورنر جنرل کو اختیار دیا جائے کہ وہ کرنل رسل کی سفارشات کو عملی جامہ پہنائیں۔

ہانکو ۱۰ جولائی۔ دریائے ینگسی کیانگ کی وادی میں سیلاب آنے سے تیس ہزار اشخاص بے خانماں ہو گئے۔ بہت سے دیہات کا نام و نشان تک نہیں رہا۔ دو تہائی آبادی تباہ ہو گئی ہے۔ بڑے بڑے شہر زیر آب ہیں۔ ہزاروں لوگ درختوں اور مکانوں کی چھتوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

دھاردا ۹ جولائی۔ کرناٹک پراونشل کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں یہ ریزولیوشن پاس ہوا۔ کہ نئی اصلاحات کو جو ہندوستان میں نافذ ہونے والی ہیں۔ مسترد کر دیا جائے نیز یہ اجلاس آل انڈیا کانگریس کمیٹی سے درخواست کرتا ہے۔ کہ نئے کانسٹی ٹیوشن کو مؤثر طور پر مسترد کرنے کے لئے ذرائع اختیار کرے۔

ناگپور ۹ جولائی۔ ریاست رامپور نے اعلیٰ تعلیم کے لئے مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں میں جانے والے رامپوری طلباء کے لئے ۶۱۰۹ روپے کے سالانہ وظائف منظور کئے ہیں۔ ریاست رامپور میں ہائی سکول تک تعلیم مفت ہے۔ غریب اور مستحق طلباء کو وظائف بھی دیتی ہے۔ ریاست کی ترویج تعلیم کی یہ سرگرمیاں قابل تعریف ہیں۔

پٹنہ ۱۰ جولائی۔ دربھنگہ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک گاؤں بنام گاگر میں ایک شخص بم بناتا ہوا جل کر مر گیا۔ پولیس نے اس کے مکان کی تلاشی لی۔ تو وہاں سے انقلابی لٹریچر برآمد ہوا۔ بم بنانے والا ایک ہائی سکول میں میٹرک کا طالب علم تھا۔

روم ۹ جولائی۔ باخبر حلقوں کی اطلاع ہے۔ کہ اٹلی اور ایبے سینیا کے درمیان گفت و شنید کا سلسلہ اس لئے منقطع ہوا ہے۔ کہ ایبے سینیا نے سرحد کا معاملہ چھیڑ دیا۔ حالانکہ لیگ کونسل میں بحث کے دوران میں یہ معاملہ باہر رکھا گیا تھا۔ اندریں حالات خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ گفت و شنید کا سلسلہ بند ہو گیا ہے۔ اور اٹلی اب اس جھگڑے کا فیصلہ توپ و تفنگ سے کریگا۔

لنڈن ۱۰ جولائی۔ بیکاری کے مسئلہ کے حل میں ناکام رہنے کے سلسلہ میں مزدور پارٹی کی طرف سے گورنمنٹ کے خلاف ملامت کی جو تحریک پیش ہوئی۔ وہ ۷ ۲ کے مقابلہ میں ۴۰۵ ووٹوں سے مسترد ہو گئی۔ مسٹر بالڈون وزیر اعظم نے بحث کا جواب دیتے ہوئے گورنمنٹ کی اقتصادی اور مالی پالیسی کی وضاحت کی۔ اور مخالف بنچوں کو چیلنج کیا۔ کہ وہ دنیا میں کوئی ایسا ملک پیش کریں۔ جس نے پچھلے تین چار سال میں برطانیہ سے زیادہ ترقی کی ہو

لاہور ۱۰ جولائی۔ سکھ مسلم کشیدگی کے سلسلہ میں موچی دروازہ کے قریب ۸ جولائی کی صبح کو ایک سکھ کو قتل کرنے کے الزام میں دو مسلمانوں کے خلاف جو مقدمہ دائر تھا۔ اس میں ملزموں کے بیانات ہوئے۔ عدالت نے ملزمان پر فرد جرم عائد کر کے انہیں سشن سپرد کر دیا۔

کراچی ۱۰ جولائی۔ جیکب آباد کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ آٹھ ہزار اشخاص نے جمالی علاقہ سے سرحد سندھ کی طرف نقل مکانی کر لی ہے۔ یہ نقل مکانی دو قبیلوں جمالی اور بگٹی کے اس باہمی تنازعہ کا نتیجہ ہے۔ جو چالیس ہزار ایکڑ زمین کے متعلق ہے یہ زمین جمالیوں نے ریاست قلات سے خریدی تھی۔ اور اب اس پر بگٹیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

پونا ۱۰ جولائی۔ مسٹر ایم۔ ایچ گازدر ممبر لیجسلیٹو کونسل بمبئی نے حکومت بمبئی کے اس فعل کے خلاف اظہارِ مذمت کے لئے تحریکِ التوا کا نوٹس دے رکھا تھا۔ کہ اس نے حادثہ کراچی کی غیر سرکاری تحقیقاتی کمیٹی کا داخلہ کراچی میں ممنوع قرار دے دیا۔ لیکن پریذیڈنٹ نے یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت نہ دی۔

ٹوکیو ۱۰ جولائی۔ اطلاع ملی ہے کہ شہنشاہ جاپان اطالیہ اور ایبے سینیا کی باہمی چپقلش کو مٹانے کی غرض سے غیر سرکاری طور پر کوشش کر رہے ہیں۔

شملہ ۱۰ جولائی۔ ویز میجسٹیز سلور جوبلی فنڈ (پنجاب برانچ) میں فراہم شدہ چندہ کی کل رقم ۹ جولائی کو ۱۳۴۱۵۱۲ روپے ۲ آنے ایک پائی تھی۔

دہلی ۱۰ جولائی۔ روزنامہ "تیج" دہلی نے پہلی ضمانت ضبط ہو جانے کے نتیجہ میں تین ہزار روپے کی جدید ضمانت جمع کروا دی ہے۔ جو کل گورنمنٹ کی طرف سے طلب کی گئی تھی۔

نیو یارک ۸ جولائی۔ اس بات کے پیش نظر کہ حبشہ میں جنگ کا بہت زیادہ امکان ہے۔ حکومت امریکہ نے اپنے سفیر کو اطلاع دی ہے۔ کہ حبشہ میں جس قدر امریکن لوگ آباد ہیں۔ انہیں کہہ دیا جائے۔ کہ وہ حبشہ کو چھوڑ کر اپنے ملک میں چلے آئیں۔

ٹنٹسن ۹ جولائی۔ جاپان کی طرف سے پیکن لاؤنگ ریلوے پر قبضہ کرنے کا یہ نتیجہ نکلا ہے۔ کہ روسی مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ خطرہ ہے۔ کہ دونوں حکومتوں میں تصادم ہو جائے۔

اخبار "احسان" نے صدر مجلس احرار کے ضلع پشاور سے اخراج کی خبر شائع کی ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ ۴ جولائی کو بمقام نوشہرہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پشاور کی طرف سے انہیں نوٹس ملا۔ کہ پبلک ٹرینکوئیلیٹی کے ماتحت تم پشاور سے نکل جاؤ اور ایک ماہ تک واپس نہ آؤ۔

نیو یارک سٹیٹ میں سیلاب کی تباہ کاریوں سے ۱۳۶ اشخاص کی ہلاکت اور ۸ کے عدم پتہ ہونے کی خبر موصول ہوئی ہے۔ نیز سٹیٹ آف مانٹونا کے طوفانِ باد سے ۴۲ اشخاص ہلاک اور ۴۰۰ مجروح ہوئے۔ بجلی گرنے سے وہائٹ پائن کے نواحی علاقہ کو شدید نقصان پہونچا۔ نیویارک میں بہت سے لوگ بے خانماں ہو گئے ہیں نقصان کا اندازہ بیس لاکھ سٹرلنگ ہے۔

لنڈن ۹ جولائی۔ برطانی آکسیجن کمپنی کے کارخانہ میں آکسیجن گیس کے بہت سے سلنڈر جو ایک جگہ ہی تھے پھٹ گئے۔ جس سے زبردست دھماکا ہوا۔ کارخانہ کی چھت اڑ گئی۔ سینکڑوں مکانوں کو نقصان پہونچا۔ بہت سے مکان گر گئے۔ لوگ خوفزدہ ہو کر اور یہ سمجھ کر کہ زلزلہ آ گیا ہے۔ گھروں سے باہر بھاگ نکلے۔

طہران ۹ جولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومتِ ایران مشہد میں تمام اسلامی ممالک کی ایک کانفرنس منعقد کرنے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں تمام اسلامی حکومتیں حکومتِ ایران سے تعاون کریں گی۔ مصطفےٰ کمال پاشا اس بین الاسلامی کانفرنس کے صدر ہونگے۔

شملہ ۱۰ جولائی۔ ہز ایکسی لنسی چیٹ وڈ کمانڈر انچیف اور لیڈی چیٹ وڈ کے اعزاز میں آنریبل سر چودھری ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر نے ہر وز منگل ڈنر دیا۔ حاضرین میں آنریبل سر ہنری کریک۔ آنریبل مسٹر مچل اور مسز مچل۔ آنریبل سر جوگندر سنگھ اور لیڈی جوگندر سنگھ۔ سر دالٹر اور لیڈی لزلی۔ سر ایڈمنڈ آئرن سائڈ۔ مسٹر اور مسز راجندرا مسز لطیفی۔ مسٹر اے۔ ایچ لائڈ۔ مسٹر درگا داس۔ مسٹر ڈیٹس اور کپتان ہارفورڈ تھے۔

کابل (بذریعہ ڈاک) خوست وافغانستان کے مشرقی صوبہ سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے...

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی